خطبۂ حجۃ الوداع

کی ریکارڈنگ کے دعوے کی حقیقت

(شریعت، عقل اور سائنس کی روشنی میں)

REC

تحقیق

علامہ ابو اللیث محمد طاہر قادری نعیمی زید علمہ

(تلمیذ ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ النعیمی مدرس جامعۃ النور متخصص دار الافتاء النور)

مُصدّق

شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

(شیخ الحدیث جامعۃ النور و رئیس دار الإفتاء النور)

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

خطبۂ حجۃ الوداع کی ریکارڈنگ کے دعوے کی حقیقت

(شریعت، عقل اور سائنس کی روشنی میں)

تحقیق

علامہ ابو لیث محمد طاہر قادری نعیمی زید علمہ

(تلمیذ ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی، مدرس جامعۃ النور و متخصص دارالافتاء النور)

مُصدّق

شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

(شیخ الحدیث جامعۃ النور ورئیس دارالإفتاء النور)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب	:	خطبہ ٔحجۃ الوداع کی ریکارڈنگ کے دعوے کی حقیقت (شریعت، عقل اور سائنس کی نظر میں)
سن اشاعت	:	ربیع الآخر ۱۴۴۶ھ / اکتوبر 2024ء
ناشر	:	جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی فون: 021-32439799
خوشخبری	:	یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	پیش لفظ	4
2	تعارف مُصنّف	8
3	سوال (استفتاء)	12
4	مقدمہ	12
5	دعوے کی حقیقت	12
6	بر سبیلِ تسلیم اس دعویٰ کا جواب	15
7	دعویٰ کی عدم قبولیت کی پہلی وجہ	15
8	دعویٰ کی عدم قبولیت کی دوسری وجہ	20
9	اہم ترین تنبیہ	21
10	دعویٰ کی عدم قبولیت کی تیسری وجہ	24
11	عقل کا تقاضہ	25
12	مسلمانوں کو نصیحت	25
13	تصدیقات	37
14	مصادر و مراجع	38

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اسلام اور حضور ﷺ کے خلاف مخالفین اسلام کے ریشہ دوانیاں ابتداء اسلام سے ہی جاری ہیں، ہر دَور کے مخالفین نت نئے طریقوں سے اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں، کبھی براہِ راست میدانِ جنگ میں آکر اور کبھی اسلامی عقائد ونظریات پر حملے کرکے جیسے قرآنِ کریم کے کلامِ الٰہی ہونے سے انکار کرکے جس پر آیاتِ قرآنی گواہ ہیں اور کبھی مسلمانوں کے سینوں اور مصحف شریف میں محفوظ کلامِ الٰہی میں شکوک وشبہات پیدا کرکے جیسے یہ کہنا کہ قرآنِ مجید کے چالیس پارے تھے، اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اور قرآنِ کریم میں تغیر وتبدل کی ناکام کوششیں کرنا بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے کہ جس میں انہیں آج تک کامیابی نہ ہوئی، ہمیشہ ان کے یہ پلان فیل ہوتے رہے کیونکہ اس مقدس کلام کی حفاظت پروردگار نے اپنے ذمے لی ہے

چنانچہ ارشاد ہے: "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴿۹﴾"

(الحجر:۱۵/۹)

ترجمہ: بیشک ہم نے اُتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ (کنزالایمان)

جب ناکام ہوئے تو آیاتِ مقدسہ کی تفسیر وتاویل میں بددیانتی سے کام لیا جانے لگا جو ہنوز جاری ہے اور کبھی نبیٔ اسلام ﷺ کی ذات کو الزامات کا نشانہ

بنایا گیا جیسے آپ ﷺ کو ساحر کہنا بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی جس پر کلامِ الٰہی گواہ ہے، کبھی نبی کریم ﷺ کے اوصافِ حمیدہ مثلاً خاتم النبیین ﷺ ہونے کا انکار کیا گیا، حالانکہ خاتم الانبیاء ہونا حضور نبی کریم ﷺ کا ایسا وصف ہے کہ جس پر قرآن ناطق ہے فرمایا: " مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ؀ "(الاحزاب:۳۳/۴۰)

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اور اس کے خلاف حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ سے لے کر دورِ حاضر تک مخالفین اسلام کی کوششیں جاری ہیں۔ مسلیمہ کذّاب، اسود عنسی سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک سب اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

اسلام کے بارے میں اہلِ اسلام کے عقائد و نظریات کو برباد کرنے کے لئے مخالفین اسلام نے اپنی تمام توانائیاں صَرف کرڈالیں مگر جب انہیں اُن کی من پسند کامیابی حاصل نہ ہوئی اور اُنہوں نے دیکھا کہ اہلِ اسلام کی اکثریت نے انہیں مسترد کردیا ہے اور وہ قرآن اور نبی اسلام ﷺ کے ارشادات کے خلاف کچھ بھی سُننے کے لئے تیار نہیں ہیں تو اُس ملک (فرانس) سے جو عرصہ دراز سے اسلام اور نبیٔ اسلام کے خلاف زہر اگلنے میں مصروف ہے وہاں سے نبی اکرم ﷺ کا مشہور خطبہ جو "خطبہ حجۃ الوداع" کے نام سے معروف ہے اس کی ریکارڈنگ پیش کرنے کا دعویٰ سامنے آیا ہے۔ یہ صرف اس خطبہ مبارکہ کی ریکارڈنگ کا معاملہ نہیں بلکہ وہ اس

سلسلہ کو دراز کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہوں گے۔ عوامُ المسلمین کے ایمان کو متزلزل کرنے، نبیٔ اسلام کے بارے میں عوام المسلمین کے نظریات کو خراب کرنے اور اسلام کو نقصان پہنچانے میں ان کا یہ ایک بڑا ہتھیار ہے مگر ہر مُنصِف مزاج شخص جانتا ہے کہ ایسا کرنا ممکن نہیں، نقل اور عقل اس پر شاہد ہے مگر اس طرح کر کے وہ اہلِ اسلام میں اضطراب اور بے چینی تو پیدا کر سکتے ہیں۔ اس لئے امیر جماعتِ اہلسنّت حضرت **علامہ شاہ عبد الحق قادری مدظلّہ** نے ہمارے دارالافتاء کے سربراہ شیخ الحدیث **ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلّہ** سے اس کا تذکرہ کیا اور ایک سوال اس حوالے سے دے دیا۔ مفتی صاحب نے یہ سوال اپنے ایک شاگرد اور ہمارے ادارے کے ہونہار فاضل واُستاد، افتاء کی تربیت حاصل کرنے والے عالم علاّمہ ابواللّیث محمد طاہر بن عبد الرحیم قادری نعیمی زید علمہ کے سپرد کیا اور جواب لکھنے کی تاکید فرمائی۔ موصوف نے دارالافتاء کے مفتیانِ کرام کی مدد سے جوان کے اساتذہ بھی ہیں یہ جواب تحریر کیا ہے جس میں اُنہوں نے دینی اور سائنسی اعتبار سے اس دعویٰ کا بڑے اچھے انداز میں ردّ کیا ہے اور اس دعویٰ کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے جس میں اُنہوں نے دینی کُتُب کے ساتھ ساتھ سائنسی تحقیقات کا سہارا بھی لیا ہے اور بر سبیل تنزیل اگر کوئی ایسا باطل دعویٰ مستقبل میں کر بھی دے تو اس کا ردّ بلیغ کیا ہے، موصوف کے اس جواب کی دارالافتاء النّور کے مفتیانِ کرام کے بورڈ نے مناسب اصلاح کے بعد تصدیق کی ہے۔

اب ادارے کی اشاعت کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ عوامُ المسلمین کے فائدے کے لئے اسے شائع کیا جائے۔

لہٰذا ادارہ جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان اس فتویٰ کو اپنے سلسلہ اشاعت کے ۳۶۴ ویں نمبر پر شائع کر رہی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے مُحقّق، جملہ معاونین واشاعت کاران کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی دینی وعلمی خدمات میں روز افزوں ترقی فرمائے۔ آمین

فقیر محمد عرفان ضیائی

خادم جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان (کراچی)

تعارفِ مُصنّف

أبو اللّیث محمد طاهر القادری النّعیمی حفظه الله

از قلم: علامہ سیّد محمد منیر شاہ حفظہ اللہ، متخصص فی الفقہ الإسلامی، دار الإفتاء النور

اُستادِ محترم علامہ محمد طاہر صاحب زید مجدہُ ایک نہایت ذہین، نفیس اور سہل شخصیت کے مالک ہیں۔ شیخ الحدیث جامعۃ النور ورئیس دار الافتاء النور ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ کے ہونہار تلامذہ اور جامعۃ النور کے قابل اساتذہ میں سے ہیں۔ ہماری کلاس کو تخصّص سالِ اول میں آپ سے در مختار کتاب البُیوع اور تخصص فی الفقہ سالِ دوم میں درّ مختار کتاب الوقف اور سراجی فی المیراث پڑھنے کا موقع ملا۔ آپ نہ صرف متون کی احسن انداز میں تدریس کرتے ہیں بلکہ مسائل کو دورِ حاضر پر بھی منطبق فرماتے ہیں۔ مقام کا تقاضہ اختصار کا ہے لہٰذا مندرجہ ذیل تعارُف ہی اجمالی طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

- **نام:** أبو اللیث محمد طاہر قادری نعیمی بن عبد الرحیم قادری
- **والد:** عبد الرحیم قادری بن محمد اسمٰعیل قادری
- **کنیت:** أبو اللیث
- **مرشد گرامی:** حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- **پیدائش:** 7 اگست 1988ء
- **تعلیمی سفر:**

ا۔ **میٹرک سائنس**، سن ۲۰۰۴ء، سندھ بورڈ۔

(MATRIC SCIENCE (SIND BOARD), 2004, A1 GRADE)

۲۔ انٹر کامرس، سن ۲۰۰۶ء، انٹر بورڈ سندھ۔

INTERMEDIATE (COMMERCE), SIND INTER BOARD, 2006, (A GRADE)

۳۔ بی کام (گریجویشن)، کامرس، سن ۲۰۰۸ء، کراچی یونیورسٹی۔

(B.COM (KARACHI UNIVERSITY), 2008, FIRST DIVISION)

۴۔ ایم-اے MA اسلامک اسٹڈیز (ماسٹرز)، سن ۲۰۱۹، کراچی یونیورسٹی۔

(MA ISLAMIC STUDIES (KARACHI UNIVERSITY), 2019, FIRST DIVISION)

۵۔ جامعۃ النور (جمعیت اشاعتِ اہلسنت، پاکستان)، نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی سے علم دین کے حصول کا آغاز کیا اور درس نظامی و دورۂ حدیث (۸ سالہ عالم کورس) کی، سن ۲۰۱۲ء میں تکمیل کی۔

(8 YEARS' ISLAMIC SCHOLAR COURSE), NOOR MASJID (JAAMIATUN NOOR), 2012)

۶۔ ACCA، (ایسوسیٹ۔ چارٹرڈ۔ سرٹیفائڈ۔ اکاؤنٹنٹ)، سن۔ 2014، پروفیشنل سرٹیفیکیٹ۔

۷۔ تخصص فی الفقہ الاسلامی (حنفی) اور شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی کی زیر سرپرستی اِفتاء کی تربیت، سن ۲۰۱۶ سے جاری۔

(TAKHASSUS FIL FIQH (MUFTI COURSE AND PRACTICE), 2016 ONWARDS)

- تدریسی تجربہ:

۲۰۱۲ سے اب تک (یعنی ۲۰۲۴ تک): درس نظامی کی تدریس کو ۱۲ سال ہو چکے ہیں۔ مزید گزشتہ کئی سالوں سے دورۂ حدیث شریف میں صحاح ستہ اور تخصص فی الفقہ میں مختلف منتہی کتب کی تدریس جاری ہے

- **اجازات:**
- اجازتِ حدیث (شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا المفتی الدکتور محمد عطاء اللہ نعیمی)
- اجازت بالحدیث و الفقہ و التصوف (شیخ عبدالعزیز محمد سہیل الخطیب الحسنی، شیخ السجادہ الرفاعیہ والشاذلیہ و القادریہ و النقشبندیہ، شام)
- **اساتذہ:**
  - شیخ الحدیث حضرت علامہ ڈاکٹر ڈاکٹر محمد عطاء اللہ نعیمی دامت برکاتہ العالیہ
  - حضرت علامہ مولانا محمد عثمان برکاتی رحمہ اللہ (بانی جامعۃ النور)
  - حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ذاکر اللہ نقشبندی (مترجم کنزالایمان پشتو) دامت برکاتہ العالیہ
  - حضرت علامہ مولانا محمد مختار اشرفی دامت برکاتہ العالیہ
  - حضرت علامہ مولانا محمد انیس برکاتی دامت برکاتہ العالیہ
  - حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اللہ رحم ہمدمی دامت برکاتہ العالیہ وغیرہم
- **تالیفات ورسائل:**

1. **صاع کی تحقیق**
2. **علم المیراث (مختصر وجدید انداز میں رسالہ) اور پریزنٹیشن سلائیڈز**

3. اسباب ستہ کی تفصیل (ضرورت، حاجت، دفع حرج، عموم بلویٰ وغیرہ کی تحقیق)
4. احرام حج وعمرہ کے مسائل کے نقشہ جات، چارٹس
5. عرفات مظہر کی طرف سے غیر مسلم گستاخ سے متعلق احناف کے مؤقف پر اشکالات کے جوابات
6. سعی الإفهام تلخیص أجلی الإعلام (اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے رسالہ اجلی الإعلام کا خلاصہ، نئے انداز میں)
7. <u>تحقیق وتخریج وحواشی اور تعارف مصنفین کا کام:</u>

- **الإتحاف فی الاحادیث الواردۃ فی فضائل الطواف** (فضائل طواف میں احادیث) از: مفتی مکّہ مکرّمہ شیخ الإسلام برهان الدین ابو محمد، إبراهیم بن حسین المعروف ب "**بیری زادہ**"
- **جواب عن دخول بُستان بنی عامر للتخلص من الإحرام** (بستان بنی عامر (یا حل کے کسی مقام) کا قصد رکھنے والے کے احرام کا مسئلہ) از: مفتی مکّہ مکرّمہ شیخ الإسلام برهان الدین ابو محمد إبراهیم بن حسین المعروف ب "**بیری زادہ**"
- **رسالۃ فی عدم جواز بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ** (جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے کے مسئلہ پر علامہ **اکمل الدین بابرتی** صاحبِ عنایہ شرح ہدایہ کے رسالہ کا ترجمہ وتقدیم وتخریج وحواشی)
- **خطبہء حجۃ الوداع کی ریکارڈنگ کے دعوے کی حقیقت۔ شریعت عقل اور سائنس کی نظر میں**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الإستِفتاء:

گزشتہ دنوں ایک سابق جسٹس اور ٹی وی اینکر نے پاکستان میں ایک یوٹیوب پروگرام میں یہ (بے بنیاد) خبر دی ہے کہ فرانس میں ایک ادارے نے حضور ﷺ کی آواز مبارک، خصوصاً، خطبہ ٔحجۃ الوداع کی ریکارڈنگ کر لی ہے، اور 2030ء تک اسے ٹی وی پر نشر کیا جائے گا۔

اس بارے میں عوام وخواص کے ذہنوں میں کئی سوالات جنم لے رہے ہیں۔

اس سے متعلق عقلی و شرعی نقطہ ٔ نظر بیان فرمادیں، کہ کیا ایسا کیا جانا ممکن بھی ہے؟، اور اگر کوئی ایسا دعویٰ سامنے آتا ہے تو صحیح العقیدہ مسلمانوں کی سوچ اور ردِّ عمل کیا ہونا چاہیے؟

(سوال از: **علامہ سیّد شاہ عبد الحق قادری صاحب مد ظلہ العالی**)

الجواب بِعَونِ المَلِكِ الوهّاب:

مقدّمہ

سب سے پہلے اس دعوے کی حقیقت وثبوت کے بارے میں کچھ حقائق پیش کئے جائیں گے،اس کے بعد بر سبیل تسلیم اس پر اہلِ اسلام کا ردِّ عمل پیش کیا جائے گا۔

دعوے کی حقیقت:

سائنسی لٹریچر (SCIENTIFIC LITERATURE)، علمی نشریاتی اداروں کے مَواد اور صحافتی شواہد (جو کہ ایک مستند صحافی کی جانب سے فرانس میں جاکر حاصل کئے گئے ،سب اس جانب اشارہ کرتے ہیں کہ:

- ماضی کی سالوں پرانی ایسی آوازیں، جن کو آلات کے ذریعے ریکارڈ (محفوظ) نہیں کیا گیا، اِن کا حصول مادّی دنیا میں تاحال "ناممکن" ہے۔
- فزکس (PHYSICS) کے اُصولوں اور آوازوں کی طبعی خصوصیات (PHYSICAL PROPERTIES OF SOUND WAVES)، کی وجہ سے اس کام کی کوئی اُمید بھی نہیں۔

مختصر وضاحت یہ کہ:

آواز دراصل ہوا، مائع یا جمادات کے اجزاء کی حرکت سے پیدا ہونے والی توانائی کی ایک شکل ہے جو لہروں کی صورت میں منتقل ہوتی ہے۔ جب کسی آواز کی لہریں (sound waves)، اپنے مصدر (source) سے اطراف میں پھیلتی ہیں تو اس دوران اس درمیانی راہ (medium) میں ایک مخصوص مقدار میں توانائی کم ہوتی رہتی ہے۔

آواز کی لہروں کی شدّت اور توانائی متعدد وجوہات کی بناء پر فاصلے کے ساتھ تیزی سے کم ہوتی رہتی ہیں اور اگر انہیں پہلے ہی محفوظ نہ کیا جائے تو بالآخر ختم ہو کر ناقابل سماعت ہو جاتی ہیں۔ اس حقیقت کو اصطلاح میں ATTENUATION OF SOUND کہا جاتا ہے۔ اور شدّت کی اِس کمی کی پیمائش INVERSE SQUARE LAW کے فارمولے سے کی جاتی ہے۔

ختم ہو جانے سے قبل اگر کسی لہر (SOUND WAVE) کو ریکارڈ یا محفوظ نہ کیا جائے۔ تو یہ خود بخود محفوظ نہیں ہوتی نہ ہی اس میں بقاء ہے۔ لہذا اس گزری ہوئی آواز کا حصول اب ممکن نہیں رہتا۔ (پروفیسر رچرڈ، ای برگ کی کتاب: "فزکس آف ساؤنڈ "Physics of Sound" سے اجمالاً ماخوذ) ❶

نوٹ: اس کی مکمل تفصیل صوتیات کی کتابوں اور مصادر سے حوالہ جات کے ساتھ اس فتویٰ کے آخر میں موجود ضمیمہ نمبر ۱ اور ۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔

- ہماری معلومات کے مطابق، حضور ﷺ کی آواز مبارک، خصوصاً خطبۂ حجۃ الوداع کی ریکارڈنگ کے حوالے سے ایسا دعویٰ کسی ادارے نے نہیں کیا۔ ❷

---

❶ REFERENCE:

Berg, R. E., & Stork, D. G. (2005). ***The physics of sound*** **(3rd ed.). Pearson.**

"Richard E Berg" *Supervisor, Teaching Support Services; Director, Lecture-Demonstration Facility, Department of Physics,* ***University of Maryland****, College Park.* ***Co-author of the Book: "The Physics of Sound."***

SEE ALSO:

The Article in Britannica Encyclopedia

Berg, Richard E. "sound". Encyclopedia Britannica, 20 May. 2024, *https://www.britannica.com/science/sound-physics*

- As the particles in the medium vibrate, **energy is lost** to heat, viscous processes, and molecular motion. So, **the sound wave gets smaller and smaller until it disappears**.

*(**Article:** Does Light (unlike sound) Travel Forever? , University of Illinois Urbana-Champaign,* ***The Grainger College of Engineering, Physics Van,*** ***https://van.physics.illinois.edu/ask/listing/21368*** *)*

❷ ایک مستند صحافی (Investigative Journalist) کی رپورٹ کا لنک اور QR CODE

https://youtu.be/5aBzb1woqds?feature=shared

SCAN ME

بر سبیلِ تسلیم اس دعویٰ کا جواب:

- اور **مستقبل میں**، باوجود عدمِ امکان کے، **اگر کوئی ایسا بے بنیاد دعویٰ کر بھی دے تو بھی قابلِ قبول نہیں ہو سکتا۔** اس کی متعدد وجوہات ہیں:

پہلی وجہ یہ ہے کہ

ا۔ اِس ریکارڈنگ کے مبینہ دعویٰ میں **کسی قول اور فعل کو اللہ کے نبی ﷺ کی طرف منسوب کرنا پایا جارہا ہے، جو کہ ایک دلیلِ شرعی ہے ۔** (1) **اور دلیلِ شرعی محض دعویٰ کے بجائے، ثبوتِ شرعی کا تقاضہ کرتی ہے۔**

جس طرح قرآن احکامِ شرع میں حُجّت ہے اسی طرح حدیث بھی ہے۔اور اس سے بہت سے احکامِ شریعت ثابت ہوتے ہیں۔لہٰذا اِس کا ثبوت اسناد اور علمِ اُصولِ حدیث کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔

---

(1) سرکار ﷺ کی اطاعت کو ربّ نے قرآن پاک میں اپنی اطاعت فرمایا اور ہر عاقل جانتا ہے کہ اطاعت حکم (قول و فعل) کی ہوا کرتی ہے تو معلوم ہوا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان (حدیث) حجتِ شرعی ہے کہ جس کی اطاعت کو ربّ نے اپنی اطاعت فرمایا۔

چنانچہ رب عزّوجل فرماتا ہے: وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر59:7)

ترجمہ: " اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو "۔(کنز الایمان)

اور فرماتا ہے: مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء 4:80)

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔(کنز الایمان)

جس طرح قرآن احکامِ شرع میں حجت ہے اسی طرح حدیث بھی ہے۔اور اس سے بہت سے احکامِ شریعت ثابت ہوتے ہیں۔لہٰذا اس کا ثبوت اسناد اور علمِ اُصولِ حدیث کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔

چنانچہ، امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ اپنے مقدمہ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت نقل کرتے ہیں: قَالَ رسول الله ﷺ: كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.

یعنی: کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کردے۔

کسی بھی خبر کے سچا ہونے کی تصدیق سے متعلق شریعت کی واضح رہنمائی موجود ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا (الحجرات: 6/49)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو اس کی تحقیق کرو۔ (کنزالایمان)

اور ایک مقام پر ارشاد فرماتا ہے: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (بنی اسرائیل: 35/17)

ترجمہ کنزالایمان: اور اُس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔

آیتِ مذکورہ کی تفسیر میں ابو البرکات حافظ الدین عبد اللہ بن احمد نسفی حنفی متوفی 710ھ لکھتے ہیں: ولا تتّبع ما لم تعلمْ أي لا تقلْ رأيتُ وما رأيتَ وسمعتُ وما سمعتَ وعن ابن الحنفية لا تشهدْ بالزُّور وعن ابن عباس لا ترمِ أحداً بما لا تعلمُ. (تفسیر النسفی، الإسراء، تحت الآیة: 35، ص: 256/2)

یعنی، اور اُس کی پیروی مت کر جو تجھے معلوم نہ ہو یعنی (ایسا) مت کہہ کہ میں نے دیکھا، حالانکہ تو نے دیکھا نہ ہو اور میں نے سُنا حالانکہ تو نے سُنا نہ ہو۔ ابن حنفیہ سے (مذکورہ آیت کا) مَروی (مطلب یہ) ہے کہ جھوٹی گواہی نہ دیں اور ابن عباس

سے مروی ہے کہ کسی کے بارے میں اس بات کا الزام نہ لگاؤ، جس کا تمھیں علم نہ ہو۔

صاحب النہایۃ شرح الہدایۃ، امام حسام الدین حسین بن علی سِغْنَاق حنفی (متوفی 714ھ) "الکافی شرح أصول بزودی" میں فرماتے ہیں: لم يُقبل أحد رواية الفاسق الحديث فكيف في حقّ الكافر حيث لا يُقبلُ خبره أصلًا فيما يَرجعُ إلى الديانات من نجاسة الماء وطهارته فأولى أن لا يُقبلَ خَبرُه في رواية الحديث. (الكافي شرح أصول البزودي، للسِّغْنَاق، 1309/3)

یعنی، کسی نے بھی فاسق کی روایتِ حدیث کو قبول نہیں کیا، تو کافر کی روایت کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ جبکہ اس کی خبر دیانات (پانی کی ناپاکی و پاکی جیسے مسائل) میں بالکل قبول نہیں کی جاتی، تو حدیث کی روایت کے معاملے میں ان کی خبر بدرجہءِ اَولیٰ قبول نہیں ہو گی۔

علّامہ سید محمد امین بن عمر، ابن عابدین شامی دمشقی حنفی، متوفی 1252ھ نے "ہدایہ" سے نقل کیا ہے کہ: لِأَنَّ الْفَاسِقَ مُتَّهَمٌ وَالْكَافِرَ لَا يَلْتَزِمُ الْحُكْمَ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُلْزِمَ الْمُسْلِمَ هِدَايَةٌ: (ردالمحتار على الدر المختار، كتاب الأضحية، 346/6)(الهداية في شرح بداية المبتدي، كتاب الكراهية، 364/4)

یعنی: فاسق تہمت زدہ ہے اور کافر حکم کا خود التزام نہیں کرتا پس اسے مسلمان پر (کچھ) لازم کرنے کا حق نہیں۔

اور علامہ نظام الدین حنفی (متوفی 1161ھ) اور علمائے ہند کی ایک جماعت نے فتاویٰ عالمگیری میں بحوالہ "کافی" نقل کیا ہے کہ: وَلَا يُقْبَلُ قَوْلُ الْمَسْتُورِ فِي

الدِّيَانَاتِ فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَاتِ وَهُوَ الصَّحِيحُ هَكَذَا فِي الْكَافِي. (الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، 309/5)

یعنی: ظاہر روایات کے مطابق دیانات (عبادات وغیرہ سے متعلق خبر) میں مستور الحال کا قول قبول نہ کیا جائے یہی صحیح ہے۔

اسی بنیادی اصول کی وجہ سے:

- اللہ کے رسول ﷺ کے اقوال وافعال کو **ثابت کرنے کیلئے**، **"اسناد" (CHAIN OF NARRATION/TRADITION) کا نظام** موجود ہے، جو کہ کامل صفات والے مسلمان راویوں کے (حفظ وکتابت پر مشتمل) سلسلہ وار خبروں کا نظام ہے۔
- یہ اسناد، حدیث وسنت نبوی ﷺ کو زمانہ رسالت ﷺ سے لے کر آج تک ثبوت کے ساتھ پہنچانے کا واحد شرعی معیار ہیں۔[1]

---

[1] **ابو الحسین، امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی:۲۶۱ھ اپنے مقدمہ صحیح مسلم میں اور امام شمس الدین سخاوی متوفی:۹۰۲ لکھتے ہیں:** حضرت عبد اللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ: الإسْنَادُ مِنَ الدِّينِ، لَوْلَا الإسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ : **یعنی اسناد دین کا حصہ ہے اگر اسناد نہ ہوتی تو جس کے دل میں جو آتا کہتا۔**

انہی سے مروی ہے کہ: مَثَلُ الَّذِي يَطْلُبُ أَمْرَ دِينِهِ بِلَا إسْنَادٍ كَمَثَلِ الَّذِي يَرْتَقِي السَّطْحَ بِلَا سُلَّمٍ :

یعنی **اس شخص کی مثال جو اپنے کسی امر دینی کو بلا اسناد طلب کرتا ہے اس کی طرح ہے جو سیڑھی کے بغیر چھت پر چڑھنے میں لگا ہو۔**

انہی سے منقول ہے کہ: بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ. يَعْنِي الإسْنَادَ :

یعنی **ہمارے اور دیگر لوگوں کے درمیان قابل اعتماد چیز اسناد ہے۔**

(صحيح مسلم، مقدمة المصنف، بَاب بَيَانِ أَنَّ الإسْنَادَ مِنَ الدِّينِ، 1/15):(فتح المغيث بشرح ألفية الحديث 331/3)

- **مزید یہ** کہ اِن سلسلہ وار اسناد میں موجود افراد (راویوں) کے احوال کو جانچنے اور پرکھنے کے لئے اسماءُ الرجال اور جرح وتعدیل کے وسیع اور مضبوط علوم بھی موجود ہیں۔ ❶
- **ان مربوط نظاموں کا مجموعہ (یعنی: اسناد اور راویوں کے حالات اور روایت کی قبولیت کے اُصول) مل کر کسی بھی خبر کو اللہ کے نبی ﷺ کی طرف منسوب کرنے کیلئے معیار (STANDARD) بنتے ہیں۔** ❷

---

❶ **اسناد دین کا حصہ ہے: اسکے تحت: ابو العباس، احمد بن عمر الانصاری القرطبی، (متوفی ۶۵۶ھ) فرماتے ہیں:** أنَّ الإسنادَ من الدِّينِ أي: من أُصوله؛ لأنَّهُ لمَّا كان مرجعُ الدينِ إلى الكتابِ والسُّنَّة، والسنَّةُ لا تؤخذ عن كُلِّ أحد: تعيَّنَ النظرُ في حال النَّقَلَةِ، واتِّصالِ روايتهم، ولولا ذلك، لاختلط الصادقُ بالكاذب، والحقُّ بالباطل، ولمَّا وجَبَ الفرقُ بينهما، وجَبَ النظرُ في الأسانيد. وهذا الذي قاله ابنُ المبارك، قد قاله أنسُ بنُ مالك، وأبو هريرة، ونافعٌ مولى ابن عمر، غيرهم، وهو أمرٌ واضحٌ الوجوب لا يُختَلَفُ فيه

یعنی: اسناد دین کا حصہ ہیں سے مراد یہ ہے کہ اسناد دین کی بنیادوں میں سے ایک بنیاد ہے کیونکہ، جب دین کا (ماخذ و) مرجع کتابُ اللہ اور سنّتِ رسول ہیں، اور سنّت کو ہر ایک سے نہیں لیا جاتا۔ لہذا یہ بات ضروری ہوگئی کہ (اقوال وافعال نبی ﷺ یعنی) سنّت کو نقل کرنے والوں کے احوال اور ان کی روایت کے (نبی ﷺ تک) اتّصال کو دیکھا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو سچی اور جھوٹی خبر اور حق وباطل باہم مل جائیں گے۔ اور چونکہ ان دونوں میں فرق کرنا واجب ہے تو سندوں میں غور کرنا اور ان کو پرکھنا بھی واجب ہے۔ یہ وہ بات ہے جسے حضرت عبد اللہ ابن المبارک نے اور حضرت انس بن مالک نے اور حضرت ابو ہریرہ اور حضرت نافع مولی ابن عمر (رضی اللہ عنہم) اور دیگر نے بیان کیا ہے۔ اس بات کا واجب ولازم ہونا ایک واضح حقیقت ہے جس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ (المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم للقرطبي؛ باب الإسناد من الدين، 121/1)

❷ ابو الحسین، امام مسلم بن حجاج قشیري متوفی: ۲۶۱ھ اپنے مقدمہ صحیح مسلم میں لکھتے ہیں:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ؛ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ. فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ یعنی: محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ، **بلاشبہ (رسول ﷺ کے قول وفعل کو نقل کرنے کا یہ) علم، "دین" ہے۔ تو غور کرو کہ تم اپنا دین کس سے لیتے ہو۔** (صحيح مسلم، مقدمة المصنف، بَاب بَيَانِ أَنَّ الإِسْنَادَ مِنَ الدِّينِ، 14/1)

- ثبوتِ حدیث کا یہ طریقہ، صدیوں پر مُحیط ،عادل، مُعتمد و ثقہ (AUTHENTIC)"مسلمانوں" کے حالاتِ زندگی اور سلسلہ وار بیانات کا ایسا منفرد سسٹم(UNIQUE SYSTEM)، ہے، جو کہ علمی دنیا میں اپنی مثال آپ مانا جاتا ہے۔ اور اسے اُمّتِ محمدی ﷺ کے خصائص میں سے شمار کیا گیا ہے۔ [1]

دوسری وجہ

۲۔ اس ریکارڈنگ کے دعویٰ کو تسلیم نہ کرنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ، آج کل، مصنوعی ذہانت(A.I) آرٹیفیشل انٹیلی جینس، کے ذریعے، پہلے سے کتابوں میں اور انٹرنیٹ پر موجود مَواد(data)اور الفاظ کو کسی بھی مصنوعی آواز میں بولوانا، انتہائی آسان اور بچوں کا کھیل بن چکا ہے۔

---

[1] علامہ علی بن سلطان القاری متوفی :۱۰۱۴ھ فرماتے ہیں:ثم اعلم أن أصل الإسناد خَصِيصَة فاضلة من خصائص هذه الأمة، وسنة بالغة من السنن المؤكدة، بل من فروض الكفاية. (شرح نخبة الفكر فی مصطلحات أهل الأثرللقاری: العلوالمطلق،1/617)

یعنی، جان لو کہ اسناد، دراصل اس اُمت کی خصوصیات میں سے ایک برتری والی خاصیت ہے۔ اور سنّت ہے تاکید والی، بلکہ فرض کفایہ میں سے ایک ہے۔

اور اس حوالے سے اپنی شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں:

وقال ابن حجر الهيثمی فی شرح المشكاة ، ح : وَلِكَوْنِ الإِسْنَادِ يُعْلَمُ بِهِ الْمَوْضُوعُ من غَيْرِهِ كَانَتْ مَعْرِفَتُهُ مِنْ فُرُوضِ الْكِفَايَةِ. (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب العلم، 1/282)

چونکہ اسناد کے علم سے من گھڑت باتوں کی اس کے غیر (یعنی مستند) کے مقابلے میں پہچان حاصل ہوتی ہے لہٰذا، اس علم کی معرفت فروضِ کفایہ میں سے ہوگئی۔

موجودہ معلومات کو TRAINING DATA کے طور پر استعمال کر کے MACHINE LEARNING کی مدد سے ملتے جلتے کلام اور آواز اور SIMILAR PATTERN پر "نیا مواد" تیار کرنا بہت آسان ہو چکا ہے۔

اہم ترین تنبیہ

ایسی بات (آواز) جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ثابت نہ ہو، بلکہ اس آواز کا حصول عقلی اور سائنسی طور پر **ناممکن** بتایا جارہا ہو، اس کی نسبت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف کرنا یقینی طور پر **انتہائی سنگین گناہ اور بے احتیاطی والا کام** ہے۔ حدیث مبارکہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف کسی بات کی **جھوٹی نسبت کرنے کو جہنم میں لے جانے والا کام قرار دیا گیا ہے۔**

چنانچہ ابو الحسین، امام مسلم بن حجاج قشیري (ت:۲۶۱ھ) اپنی سند کے ساتھ روایت نقل فرماتے ہیں: قَالَ الْمُغِيرَةُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (1)

یعنی، حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: **"مجھ پر جھوٹ باندھنا کسی اور پر جھوٹ باندھنے جیسا نہیں، جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔"**

(صحيح مسلم، مقدمة المصنف، بَابٌ فِي التَّحْذِيرِ مِنَ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، برقم: 4، 10/1)

---

(1) صحيح البخاري، العلم (110)، سُنَن الترمذي، العلم (2659)، سُنَن أبو داود، العلم (3651)، سُنَن ابن ماجه، في الإيمان وفضائل الخ (33)، مسند أحمد بن حنبل، مسند علي بن أبي طالب (رقم:584، 24/2)

حكم الحديث: المتواتر اللفظي؛ قال ابن الصلاح عن هذا الحديث: رواه اثنان وستون (72) من الصحابة، وقال غيره: رواه أكثر من مائة (100) نفس. (تدريب الراوي للسيوطي، 627/2)

یہ حدیث ستر(70) سے زائد صحابہ کرام سے مروی ہے۔ اور حکم کے اعتبار سے اس حدیث کو سب سے مضبوط قسم "متواتر لفظی" قرار دیا گیا ہے۔

امام أبو زكريا يحيى بن شرف نووي شافعي متوفى:٦٧٦ھ، اس مسئلہ سے متعلق شرح مسلم میں فرماتے ہیں: يَحْرُمُ رِوَايَةُ الْحَدِيثِ الْمَوْضُوعِ عَلَى: مَنْ عَرَفَ كَوْنَهُ مَوْضُوعًا أَوْ غَلَبَ عَلَى ظَنِّهِ وَضْعُهُ، فَمَنْ رَوَى حَدِيثًا عَلِمَ أَوْ ظَنَّ وَضْعَهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ حَالَ رِوَايَتِهِ وَوَضْعَهُ فَهُوَ دَاخِلٌ فِي هَذَا الْوَعِيدِ مُنْدَرِجٌ فِي جُمْلَةِ الْكَاذِبِينَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَيَدُلُّ عَلَيْهِ أَيْضًا الْحَدِيثُ السَّابِقُ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ۔ (المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، 71/1)

یعنی: "(جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات کی نسبت کرنا حرام ہے) اسی طرح یہ بات بھی حرام ہے کہ کوئی شخص ایسی روایت بیان کرے جس کا موضوع (یعنی من گھڑت) ہونا اس کو پتہ ہے یا اس کے من گھڑت ہونے کا اسے گمان ہے۔

لہٰذا جو شخص ایسی حدیث بیان کرے جس کے موضوع ہونے کا اُسے علم یا غالب گمان ہے، اور اس کے باوجود وہ اس کے راویوں کے احوال اور اس روایت کا موضوع ہونا بیان نہیں کرتا، تو وہ شخص اس وعید میں شامل ہوتا ہے جو رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے سب لوگوں کے بارے میں ہے۔ اس پر وہ حدیث بھی اشارہ کرتی ہے جو کہ پیچھے گزری ہے، **جو کوئی میری طرف منسوب کرکے کوئی بات بیان کرے جس کا جھوٹا ہونا وہ جانتا ہے۔ تو وہ کذّابوں میں سے ایک کذّاب (بڑا جھوٹا) ہے۔**"

جبکہ عام گفتگو میں تہمت اور جھوٹی گواہی کے متعلق نہی وارد ہے اور ناجائز وحرام ہونے کا حکم ثابت ہے، تو رسول اکرم ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرنا

تو اس سے کہیں زیادہ سنگین اور قابلِ گرفت جُرأت اور اِقدام ہے۔ جس کی وعید ماقبل میں گُزر چکی۔ اور انٹرنیٹ اور ٹی وی وغیرہ کی جُھوٹی و باطل خبریں (جو بے سند و غیر مُسلسل ہوں)، کا مُقابلہ و مُوازنہ مُحدّثین عظام کی مُستند و مُسلسَل روایات سے کیونکر ہو سکتا ہے؟

مزید یہ کہ، یہ افواہ کہ ماضی کی آوازوں کو واپس لایا جاسکتا ہے اور نبی آخر الزماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آواز کو ریکارڈ کیا جارہا ہے، ان بے بنیاد افواہوں میں سے ہے جو کہ غلط ہونے کے باوجود ایک طویل عرصہ سے عوام النّاس میں مشہور ہیں۔

چنانچہ اس قسم کی افواہوں کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں **امام اہلسنّت امام احمد رضا قادری حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ** فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں:

"بازاری افواہ قابل اعتبار اور احکام شرع کی مناط و مدار نہیں ہو سکتی۔ بہت خبریں بے سروپا ایسی مشتہر ہو جاتی ہیں، جن کی کچھ اصل نہیں یا ہے تو ہزار ۱۰۰۰ تفاوت۔ اکثر دیکھا ہے ایک خبر نے شہر میں شہرت پائی اور قائلوں سے تحقیق کی تو یہی جواب ملا کر سُنا ہے! نہ کوئی اپنا دیکھا بیان کرے، نہ اُس کی سَند کا پتا چلے، کہ اصل قائل کون تھا، جس سے سُن کر شدہ شدہ اس اشتہار کی نوبت آئی۔ یا ثابت ہُوا تو یہ کہ فلاں کافر یا فاسق منتہائے اسناد تھا۔ پھر معلوم و مشاہد کہ جس قدر سلسلہ بڑھتا جاتا ہے خبر میں نئے نئے شگوفے نکلتے آتے ہیں۔ زید سے ایک واقعہ سُنیے کہ مجھ سے عمرو نے کہا تھا۔ عمرو سے پُوچھیے تو وہ کچھ اور بیان کرے گا۔ بکر سے دریافت ہوا تو اور تفاوت نکلا۔ علی ھذا القیاس۔ الخ"

حدیث موقوف میں ہے شیطان آدمی کی شکل بن کر لوگوں میں جھوٹی بات مشہور کر دیتا ہے سُننے والا اوروں سے بیان کرتا اور کہتا ہے مجھ سے ایک شخص نے ذکر کیا جس کی صورت پہچانتا ہوں نام نہیں جانتا۔" مسلمٌ فی مُقدّمۃِ الصّحیحِ عَن عامِرِبن عبدۃَ قال قال عبدُ اللہِ إنّ الشَّیطَانَ لَیَتَمَثَّلُ فِی صُورَۃِ الرَّجُلِ فَیَأْتِی الْقَوْمَ فَیُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِیثِ مِنَ الْکَذِبِ، فَیَتَفَرَّقُونَ، فَیَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ، وَلَا أَدْرِی مَا اسْمُهُ یُحَدِّثُ"(یعنی) امام مسلم نے اپنی صحیح کے مقدمہ میں جناب عامر بن عبدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **شیطان آدمی کی شکل میں ایک قوم کے پاس آتا ہے اور ان سے جھوٹی بات بیان کرتا ہے پھر وہ منتشر ہو جاتے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے میں نے ایک آدمی کو بیان کرتے ہوئے سنا میں اس کو چہرے سے پہچانتا ہوں لیکن اس کا نام نہیں جانتا۔(ت)**"(ملتقطاً)

(فتاوی رضویہ، باب الأنجاس، رسالہ: الأحلیٰ من السکر لطلبۃ السکر روسر، 4/480)(صحیح مسلم، مقدمۃ، رقم الحدیث: 15)

تیسری وجہ

۳۔ اس ریکارڈنگ کے دعویٰ کو تسلیم نہ کرنے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ، فرانس اپنی اسلام دشمنی میں مشہور ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں نفرت آمیز جرائم، سرکاری سطح پر **حجاب پر پابندی، گستاخانہ خاکوں کی سرپرستی** اور قرآن کی **بے حرمتی کے واقعات** میں کھلم کھلا اور بے شرمی سے حکومتی سطح پر ملوّث رہا ہے۔ **اس کی طرف سے مستقبل میں، اگر ماضی کی کسی غیر محفوظ آواز کے حصول کی کوشش کی بھی جاتی ہو گی، تو بھی:**

- **عقل کا تقاضہ ہے کہ:** وہ سب سے پہلے ایک دن پہلے کی آواز کا ریکارڈ لائیں گے، پھر اس سے بعید مثلاً ایک مہینہ، پھر اس سے بعید مثلاً ایک سال، علیٰ ھذا القیاس۔
- **پھر یہ بات بھی بعید از قیاس ہے کہ: بجائے اس کے، کہ ماضی کی اپنی جانی مانی قومی و** مذہبی و تاریخی شخصیات اور رہنماؤں کی آواز کو دوبارہ سننے کی کوشش کرتے، دعویٰ یہ ہے کہ، وہ سیدھا چودہ صدیوں قبل اسلام کے پیغمبر ﷺ کے خطبہ کی آواز پر کام کریں گے! جن کے لائے ہوئے دین کی وہ لوگ حکومتی سطح پر کھلی مخالفت بھی کرتے ہوں!!
- **اگر بفرضِ محال**، ایسا ممکن ہو اور غیر مسلم اقوام، پیغمبرِ اسلام کے خطبہ پر کوئی ایسا کام کرنے پر تیار بھی ہوں تو بھی **یہ ایک فتنہ اور ختم نبوت ﷺ کے خلاف سازش** ہی سمجھی جائے گی۔

وہ اس طرح کہ: ممکنہ طور پر اپنے دعویٰ کے مطابق سن 2030ء تک، حدیث کی کتابوں میں لکھا ہوا محفوظ خطبہ حجۃ الوداع بعینہ، مصنوعی ذہانت (A.I) کے (لینگوئج ماڈل کے ذریعے) **مصنوعی آواز میں سنوادیں گے**،

پھر کچھ دن بعد **وہ باتیں جو کتابوں میں سندوں کے ساتھ ہیں، اس سے ہٹ کر "نیا مواد" اور "جھوٹی وحی کا دعویٰ" اور سلسلہ** آسکتا ہے! (العیاذ باللہ)

مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس طرح کے دعووں پر بالکل کان نہ دھریں، کچھ لوگوں مشہور ہونے کے لئے اس طرح کی باتوں سہارا لیتے ہیں، اور عام مسلمان اس مقصد کے حصول میں ان کے آلہءِ کار بن جاتے ہیں۔

اس فتنہ کا موثر جواب تو یہ ہی ہے کہ اس کی طرف التفات نہ کیا جائے اس طرح کچھ عرصہ میں شہرت نہ ملنے پر یہ اپنے آپ ختم ہو جائے گا۔

اس کے باوجود اگر کسی کے ذہن میں شکوک نے جگہ بنالی ہو تو اس کے لئے اس مدلل رسالہ میں اللہ کے فضل سے کافی وشافی، علمی اور عقلی اور شرعی پہلوؤں سے جواب تحریر کر دیا گیا ہے۔

مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس طرح کے فتنوں سے خود بھی بچیں اور اپنی آنے والی نسلوں کو بھی اس سے بچانے کی تدبیر کریں۔ صحیح العقیدہ اور باعمل اہلِ علم وفضل کی صحبت میں رہیں اور اپنی اولاد کو بھی ان سے وابستہ رکھیں تاکہ وہ ضرورت پڑنے پر درست آگاہی اور رہنمائی پاسکیں۔

"اللّٰھم أرِنَا الحقُّ حقاً، وارزُقنَا اتباعه، وأرِنَا البَاطل باطِلاً، وارزُقنَا اجتِنَابَه، ولاتَجعلهُ ملتبِساً علَينَا فنضلّ، واجعَلْنا للمتقِين إماماً" (آمین)

نوٹ:

آواز کی طبعی خصوصیات اور ماضی کی آوازوں اور کلاموں کے حصول سے متعلق تاریخ اور حقائق کے بیان پر مشتمل دو تحریرات اگلے صفحات پر ضمیموں کی صورت میں درج ہیں۔

ھٰذا ما ظھرلی واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

فقط

ابو اللیث محمد طاہر قادری

یوم عاشوراء، ۱۰ محرم الحرام، ۱۴۴۶ھ / ۱۷ جولائی ۲۰۲۴م

ضمیمہ Annexure 1

آواز کے بارے میں بنیادی حقائق [1]

(اُردو خلاصہ آخر میں درج ہے)

HOW SOUND IS PRODUCED?

Sound energy is a form of kinetic energy caused by the physical vibration of air particles or molecules. The particles collide with other neighboring particles causing them to vibrate. These vibrations travel in a straight line. When they reach our ears, we perceive them as sound.

The particles vibrate about their position until they reach an equilibrium. The vibrations, and hence sound, are transmitted in the form of a wave, known as a sound wave. The particles vibrate in the same direction as the wave propagates. Such type of wave is known as a longitudinal wave. ***The sound waves carries energy and keeps traveling until it loses energy.***

WHERE DOES SOUND ENDS UP??

Professor Robert Matthews, an Oxford **Physicist** [2] ***and staff writer in the BBC Science Focus Magazine writes:***

---

(1) **Berg, R. E., & Stork, D. G. (2005). "Book: *The Physics of Sound*" (3rd ed.). Pearson.**

Sound Energy: Definition, Examples, and Facts (sciencefacts.net)

https://www.sciencefacts.net/sound-energy.html

SEE ALSO: The Article in **Britannica Encyclopedia**

Berg, Richard E. "sound". Encyclopedia Britannica, 20 May. 2024,

https://www.britannica.com/science/sound-physics

(2) **Robert Matthews**, *Physicist, After studying physics at Oxford, Robert became a science writer. He's visiting Professor in Science at Aston University.*

https://www.sciencefocus.com/author/robert-matthews

To create a sound, we have ***to set matter*** *- whether it's a gas like air, a liquid or even a solid material -* ***in regular motion****, creating a wave of specific frequencies, which we hear as a sound of a particular pitch.*

Setting matter in motion like this obviously requires energy, which will ***inevitably become dissipated*** *as the waves pass through the air and more solid materials.* ***Eventually the motion ceases entirely and no more sound can be heard - producing silence.*** [1]

GRADUAL REDUCTION IN THE STRENGTH OF SOUND:

Audio attenuation *refers to the* ***gradual reduction in the strength of sound*** *waves as they travel through a medium*

In simple terms, audio attenuation can be thought of as the ***loss of sound energy as it travels through a medium****. This can result in a decrease in the volume and clarity of the sound being transmitted.*

SOME FACTS ABOUT SOUND WAVES:

In science, sound is defined as

- *The transfer of energy from a vibrating object in waves that travel through matter.*
- *All sound waves begin with vibrating matter.*
- *The vibrations generate longitudinal waves that travel through matter in all directions.*

Most sounds we hear travel through air, but sounds can also travel through liquids and solids.

In other words:

---

(1) **Where do sound waves end up? -** BBC Science Focus Magazine
https://www.sciencefocus.com/science/where-do-sound-waves-end-up

For a sound to be heard you need three things:

- *A vibrating object*
- *A material for the sound wave to travel through, such as air (we call this a medium)*
- *Something to detect the sound e.g. your ear*

Sound can pass through:

Solids *e.g. sounds will pass through a wall or a glass window*

Liquids *e.g. you can hear sounds in a swimming pool when your head is beneath the water*

Gases *e.g. sound passes through air*

Sound waves can reflect off surfaces. We hear reflected sound as an echo. Hard, smooth surfaces are particularly good at reflecting sound. This is why large, empty rooms produce lots of echoes.

Sound cannot travel through a vacuum; it needs a medium to travel through.

Human beings can generally hear sounds as low as 20 Hz and as high as 20,000 Hz (20 kHz).

Any sound above 20 000 Hz is called ultrasound. It is too high pitched for humans to hear, but other animals (such as dogs, cats, dolphins and bats) can hear ultrasound.

آواز کی طبعی خصوصیات (خلاصہ)

آواز ٹھوس، مائعات اور گیسوں میں ذرات میں سے گزرنے والے ارتعاش کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کسی مخصوص و مستقل حرکت کے نتیجے میں پیدا ہونے والی آواز کی لہریں یہ ارتعاش پیدا کرتی ہیں۔ اور جب یہ آپ کے کان تک پہنچتی ہیں، تب آپ کا دماغ ان کو بطور آواز کے سمجھتا ہے۔

آواز درمیانی راہ یا راستے (medium) جیسے کہ: ہوا، پانی یا ٹھوس مادّہ کے ذریعہ مرتعش ہوتی ہے اور آپ کا دماغ اس کو برقی اشاروں میں تبدیل کرتا ہے۔ آواز کی لہروں کی صورت، آواز کی مقدار اور پیچ (pitch) کا تعین کرتی ہیں۔

آواز کی لہریں طول بلدی (longitudinal) ہوتی ہیں، اور کئی سطحوں سے منعکس ہو کر گونج پیدا کرتی ہے۔ آواز کی لہروں کی صورت کو بصری آلہ سے دیکھا جاسکتا ہے اور یہ پیدا ہونے والی آواز کی قسم کے بارے میں کافی کچھ بتاتی ہیں۔

آواز کی لہروں کی پیمائش ہرٹز (hertz) میں کی جاتی ہے۔ انسان صرف 20 سے 20,000 ہرٹز کے درمیان کی آوازوں کو سن سکتے ہیں۔

تاہم، اس مقدار سے اونچی آواز، جو الٹرا ساؤنڈ (ultrasound) کے طور پر جانی جاتی ہیں کو، کتوں اور بلیوں سمیت بعض جانوروں سن سکتے ہیں اور طِب کے شعبے میں ان کا بہت مفید استعمال کیا جاتا ہے۔

وہیل، ڈالفن اور چمگادڑ آواز کی لہروں کے عکس کو راستہ تلاش کرنے کے لئے استعمال کرتی ہیں، ایک تیکنیک جو ایکولوکیشن کے نام سے جانی جاتی ہے۔

آواز کی رفتار کا انحصار اس ذریعے پر ہوتا ہے جس میں سے وہ گزرتی ہے۔ یہ ہوا میں لگ بھگ 340 میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے، تاہم پانی میں اس کی رفتار اس سے چار گنا زیادہ ہوتی ہے اور کچھ مخصوص ٹھوس چیزوں میں اس سے بھی تیز۔ تاہم اس کی رفتار روشنی جتنی تیز نہیں ہوتی جو ہوا میں 300,000,000 میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے گزرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی کبھار آپ آواز کے ماخذ کو اس کی آواز سننے سے پہلے ہی دیکھ لیتے ہیں مثلاً بجلی کی کڑک کو ہم پہلے دیکھتے ہیں اور گرج بعد میں سنائی دیتی ہے۔

صوتی لہریں توانائی لے جاتی ہیں اور اس وقت تک سفر کرتی رہتی ہیں جب تک کہ وہ توانائی کھو نہ دیں۔ آواز کی تخفیف (audio attenuation) سے مراد صوتی لہروں کی طاقت میں بتدریج کمی ہے جو کہ کسی میڈیم (medium) کے ذریعے سفر کرتے ہوئے مختلف عوامل کی وجہ سے ہوتی ہے۔

سادہ الفاظ میں، آڈیو تخفیف کو صوتی توانائی کے نقصان کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے کیونکہ یہ ایک ذریعہ سے سفر کرتی ہے۔ اس کے نتیجے میں منتقل ہونے والی آواز کے حجم اور وضاحت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اور بالآخر لہر کی توانائی ختم ہو جاتی ہے اور آواز سکوت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Annexure 2 ضمیمہ

ماضی کی آوازوں اور کلاموں کے حصول سے متعلق تاریخ اور حقائق:

بیسویں صدی کے بعد سے، سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے انسانوں میں یہ اُمید پیدا کردی ہے کہ کاش کہ وہ ماضی میں کئے جانے والے کلام (باتیں) اور اہم فلکیاتی واقعات سے پیدا ہونے والی بڑی اور اہم آوازوں کو سن سکیں۔ ❶

---

❶ ***Alec Wilkinson, the author of ten books*** *and a staff writer wrote an article in* ***The New Yorker Magazine****. She said:*
"In past times, people sometimes thought that all sounds that ever existed were still present, hovering like ghosts.
Guglielmo Marconi*, who sent the first radio message, in* ***1902****, believed that with a microphone that was sufficiently sensitive* ***he could hear Jesus delivering the Sermon on the Mount****, and in* ***1925*** *a writer for the* ***Washington Post speculated*** *that a radio was capable of* ***broadcasting the voices of the dead****. A radio transmits vibrations, he wrote, and the voices of the dead "simply vibrate at a lower rate."*
Published in the print edition of the May 19, 2014, issue, with the headline "A Voice from the Past
A Voice from the Past | The New Yorker *By Alec Wilkinson (May 12, 2014)*
https://www.newyorker.com/magazine/2014/05/19/a-voice-from-the-past

اس سلسلہ میں یہ سوچ کارفرما ہوئی کہ، جس طرح زمین میں مدفون اشیاء اور جانوروں کے مادّی اور حسّی آثار قدیمہ (FOSSILS) ہوتے ہیں شاید آوازوں کے بھی کوئی آثار ہوں، اس حوالے سے **مفروضات پر مبنی ممکنہ صورتیں** بھی بیان کی گئی **جو کہ ابھی تجربہ کے مرحلے سے نہیں گزری تھیں۔** ❶

❶ ***In 1902***, *Charles Sanders Peirce expressed this idea when he wrote:*
"Give science only a hundred more centuries of increase in geometrical progression, and she may be ***expected to find that the sound waves of Aristotle's voice have somehow recorded themselves."***
The concept continued to be of interest throughout the second half of the century, with ***David E. H. Jones*** *discussing the subject in his "Daedalus" column in the 6 February 1969 issue of* ***New Scientist magazine****, writing:*
[A] trowel, like any flat plate, must vibrate in response to sound: thus, drawn over the wet surface by the singing plasterer, it must emboss a "gramophone-type recording" of his song in the plaster. Once the surface is dry, it may be played back.
Peirce, C. S. (manuscript circa 1902), *"Reason's Rules," Collected Papers vol. 5 (1934), paragraph 542. The quote is from near the end.*
David E.H., Jones (1982), *The Inventions of Daedalus: A Compendium of Plausible Schemes, W.H. Freeman & Company, ISBN 978-0-7167-1412-5*

لیکن!

۱۔ آواز کی طبعی خصوصیات (PHYSICAL PROPERTIES OF SOUND WAVES)

۲۔ اور اس کی پیدائش (HOW A SOUND WAVE IS PRODUCED)

۳۔ اور ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کا طریقہ (HOW SOUND TRAVELS THROUGH MEDIUM)

۴۔ اور بالآخر ماند پڑ جانا اور ختم ہو کر ناقابلِ سماعت ہو جانا یا "سکوت" (silence) میں تبدیل ہو جانا۔

یہ سب باتیں وہ مستند اور معتمد حقائق ہیں ❶ کہ جن کا مشاہدہ ہم روز کرتے ہیں اور جس کے سبب، اہل علم یہ جانتے ہیں کہ: جب تک کہ اِسے مصنوعی طریقہ سے قصداً، ریکارڈ یا محفوظ نہ کیا جائے، **آوازوں میں قدرتی طور پر زیادہ بقاء نہیں ہوتی۔** ❷

---

❶ **Berg, R. E., & Stork, D. G. (2005). The physics of sound (3rd ed.). Pearson.**
Britannica, *The Editors of Encyclopedia. "Sound Summary".* **Encyclopedia Britannica**, *29 Apr. 2021, https://www.britannica.com/summary/sound-physics , Accessed 16 July 2024.*

❷ *"As the particles in the medium vibrate,* ***energy is lost*** *to heat, viscous processes, and molecular motion. So,* ***the sound wave gets smaller and smaller until it disappears****."*
*(**Article:** Does Light (unlike sound) Travel Forever? , University of Illinois Urbana-Champaign,*
The Grainger College of Engineering, Physics Van,
https://van.physics.illinois.edu/ask/listing/21368)
(Article: Where do sound waves end up? - *BBC Science Focus Magazine https://www.sciencefocus.com/science/where-do-sound-waves-end-up)*
Daniel A. Russell *from The Pennsylvania State University said in his article:*
" As sound waves travel through the air, the amplitude of the sound wave decreases (attenuates) as some of the energy carried by the wave is lost to friction and relaxation processes in the gas (air) "
(Acoustics and Vibration Animations, Daniel A. Russell*, Graduate Program in Acoustics, The Pennsylvania State University*
https://www.acs.psu.edu/drussell/Demos/Absorption/Absorption.html)

ایک موہوم اُمید یہ تھی کہ:

جس وقت آواز پیدا ہوئی، بالفرض اُس وقت قریب میں موجود کوئی بسیط نرم اور تر چیز، مثلاً: تازہ بننے والے مٹی کے برتنوں (POTTERY)، پر ٹکرانے کے سبب اِس آواز کی لہروں سے کوئی ارتعاش (VIBRATION) اس برتن میں قدرتی طور پر منقوش (ENGRAVE) ہوگیا ہو، تو تھیوری کے مطابق (IN THEORY) وہ نقش بعد میں سوکھ جانے پر لمبے عرصہ تک محفوظ بھی ہوسکتا ہے۔ اس طرح شاید، ہم اُس وقت پیدا ہونے والی آوازوں کو حاصل کرپائیں۔ ❶

---

❶ ***The Proceedings of the IEEE*** *printed a letter from* ***Woodbridge*** *entitled* ***"Acoustic Recordings from Antiquity"*** *in its* ***August 1969 edition****. In this letter, the author called attention to what he called* ***"Acoustic Archaeology"*** *and described some early experiments in the field. He then described his experiments with making clay pots and oil paintings from which sound could then be replayed, using a conventional record player cartridge connected directly to a set of headphones. He claimed to have extracted the hum of the potter's wheel from the grooves of a pot, and the word "blue" from an analysis of patch of blue colour in a painting.*

(Woodbridge, R.G. (August 1969), "Acoustic Recordings from Antiquity", *Proceedings of the IEEE, 57 (8): 1465–1466, doi:10.1109/PROC.1969.7314)*

In ***1993****, the idea was furthered explored by* ***Archeology Professor Paul Åström*** *and* ***Acoustics Professor Mendel Kleiner*** *who reported that they could recover some sounds from pottery, mainly in the upper frequencies*

(Kleiner, Mendel; Åström, Paul (1993), "The Brittle Sound of Ceramics - *Can Vases Speak?", Archeology and Natural Science, 1: 66–72)*

لیکن اس مردود (DISCREDITED) مفروضہ (THEORETICAL ASSUMPTION) کو بھی تجربات اور سائنس کی رو سے رد کر دیا گیا۔[1]

حق وہی ہے کہ اگر آواز کی لہروں کے ختم ہو جانے کے قدرتی عمل سے پہلے ہی انہیں کسی آلے کے ذریعے قصداً محفوظ نہ کیا جائے تو بالآخر یہ لہریں ختم ہو کر، ناقابل سماعت ہو جاتی ہیں۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے، جس کا حسی طور پر مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ اس (FACT) کو سائنس کا مبتدی بھی جانتا ہے اور آواز کی سائنس پر لکھی گئی کثیر کتابوں میں مذکور ہے۔ اور ہمارے مذکورہ بالا فتویٰ میں تفصیلاً باحوالہ ثابت بھی کیا گیا ہے۔

ھذا ما ظہر لی واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

فقط

ابوالليث محمد طاہر قادری

یوم عاشوراء، ۱۰ محرم الحرام، ۱۴۴۶ھ / ۱۷ جولائی ۲۰۲۴م

---

[1] *As discussed in an episode of* ***Myth Busters*** *(Episode 62: Killer Cable Snaps, Pottery Record) while some generic acoustic phenomena can be found on pottery,* ***it is unlikely that any discernible sounds (like someone talking) could be recorded on the pots, unless ancient people had the technical knowledge to deliberately put the sounds on the artifacts.***
(Ancient Voices Recorded Onto Pottery, Discovery.com, 2006)
https://mythresults.com/episode62
https://go.discovery.com/tv-shows/mythbusters/mythbusters-database/ancient-voices-recorded-into-pottery/

تصدیقات

الجواب صحیح

شیخ الحدیث مفتی محمد أحمد النّعیمی

رئیس دار الحدیث دار الإفتاء

ومهتمم دار العلوم انوار المجددیة النّعیمیة

غریب آباد، ملیر، کراتشی

الجواب صحیح

الدکتور المفتی محمد عطاء اللّٰه النّعیمی

شیخ الحدیث جامع النّور ورئیس دار الإفتاء النّور

جمعیة إشاعة أهل السنة(باکستان)، کراتشی

الجواب صحیح

المفتی محمد جنید العطاری المدنی

رئیس نائب دار الإفتاء

جمعیة إشاعة أهل السنة(باکستان)، کراتشی

الجواب صحیح

المفتی شهزاد العطاری المدنی

دار الإفتاء النّور

جمعیة إشاعة أهل السنة(باکستان)، کراتشی

الجواب صحیح

المفتی عبدالرحمن القادری

دار الإفتاء غریب نواز

لمبی جامع مسجد، ملاوی وسطی، افریقه

الجواب صحیح

المفتی شکیل اختر القادری النّعیمی

شیخ الحدیث بمدرسة اللبنات

کرناٹك، إنڈیا

الجواب صحیح

المفتی مهتاب أحمد قمر النّعیمی

دار الإفتاء النّور

جمعیة إشاعة أهل السنة(باکستان)، کراتشی

الجواب صحیح

أبو ثوبان المفتی محمد کاشف مشتاق العطاری النّعیمی

دار الإفتاء النّور

جمعیة إشاعة أهل السنة(باکستان)، کراتشی

الجواب صحیح

أبو آصف المفتی محمد کاشف المدنی النّعیمی

رئیس دار الإفتاء الهاشمیة، کراتشی

الجواب صحیح

المفتی عرفان المدنی النّعیمی

دعا مسجد، آگره تاج کالونی، کراتشی

مصادر و مراجع

قرآن الكريم و علومه

1. القرآن الكريم

2. كنزالايمان في ترجمة القرآن(ا لأردية)، الإمام احمد رضأ خان الحنفي القادري، الماتريدي(ت1340هـ)،ط كراتشي

3. تفسير النسفي (مدارك التنزيل وحقائق التأويل)، أبو البركات عبد الله بن أحمد بن محمود حافظ الدين النسفي (ت 710هـ) ط: دار الكلم الطيب، بيروت، الطبعة الأولىٰ 1419هـ-1998م)

الحديث و شروح الحديث و علوم الحديث

4. صحيح البخاري، أبو عبد الله، محمد بن إسماعيل البخاري (ت 256هـ) ، ط: السلطانية، بالمطبعة الكبرى الأميرية، ببولاق مصر، 1311 هـ ثم صَوّرها بعنايته: د. محمد زهير الناصر، وطبعها الطبعة الأولى عام 1422 هـ لدى دار طوق النجاة - بيروت، بترقيم الأحاديث لمحمد فؤاد عبد الباقي.

5. صحيح المسلم، ابوالحسين،امام مسلم بن الحجاج القشيري،(ت 261هـ)، ط، دار إحياء التراث العربي، بيروت،1374هـ 1955م

6. سنن الترمذي، أبو عيسى محمد بن عيسى الترمذي (ت 279هـ)،تحقيق وتعليق:أحمد محمد شاكرومحمد فؤاد عبد الباقي، ط: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر، الطبعة: الثانية، 1395 هـ – 1975 م

7. سنن أبي داود، أبو داود، سليمان بن الأشعث الأزدي السجستاني (ت 275 هـ)،المحقق: شعيب الأرنؤوط، ط: دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430هـ - 2009 م

8. سنن ابن ماجه، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، ابن ماجة (ت 273 هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي، ط: دار إحياء الكتب العربية – فيصل عيسى البابي الحلبي

9. **مسند الإمام أحمد بن حنبل**، الإمام أحمد بن حنبل (241 هـ)، المحقق: شعيب الأرنؤوط وآخرون، ط: مؤسسة الرسالة، عدد الأجزاء: 50، الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م

10. **المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم** ، ابو العباس ،احمد بن عمر الانصاري القرطبى،(ت 656 هـ)، دار ابن كثير، دمشق – بيروت، الطبعة :الأولى، 1417 هـ - 1996 م

11. **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج**، أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (ت 676هـ)، دار إحياء التراث العربي – بيروت، الطبعة: الثانية، 1392 هـ

12. **مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح**، العلامة علي بن سلطان الهروي القاري ،(ت:1014هـ)، ط، دارالفكر، بيروت، الطبعة :الأولى، 1422هـ - 2002 م

13. **فتح المغيث بشرح الفية الحديث للعراقي**، شمس الدين محمد بن عبد الرحمن السخاوي، (ت ، 902) ، مكتبة السنة – مصر،الطبعة :الأولى، 1424هـ / 2003م

14. **شرح نخبة الفكر في مصطلحات أهل الأثر**، العلامة علي بن سلطان الهروي القاري ،(ت:1014هـ)، ط، دارالارقم، بيروت

15. **تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي**، عبد الرحمن بن أبي بكر جلال الدين السيوطي (ت 911 هـ)، ط: دار طيبة

الفقه و أصوله

16. **الهداية في شرح بداية المبتدي**، أبو الحسن برهان الدين علي بن أبي بكر الفرغاني المرغيناني، (ت 593هـ)، المحقق: طلال يوسف، دار احياء التراث العربي – بيروت – لبنان

17. **رد المحتار على الدر المختار**، محمد أمين بن عمر المعروف بـ ابن عابدين، الدمشقي الحنفي(ت 1252 هـ)، دار الفكر، -بيروت، الطبعة الثانية، 1412هـ -

18. الفتاوی الهندية، جماعةمن العلماء برئاسة شيخ نظام الدين البلخي (1161هـ)، المطبعةالكبري،مصر، الطبعةالثانية: 1310هـ، وصَوّرتها دار الفكر بيروت

19. الكافي شرح [أصول] البزودي ، حسام الدين حسين بن علي السِّغْنَاقي (ت 714 هـ)، تحقيق: فخر الدين سيد محمد قانت، أصل التحقيق: رسالة دكتوراه من الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة، الناشر: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع، الطبعة: الأولى، 1422 هـ - 2001 م

20. العطايا النبوية في الفتاوي الرضوية؛ الإمام احمد رضا خان الحنفي القادري، الماتريدي(ت1340هـ)،ط رضا فاونديشن. لاهور.

WORKS CITED:

1. *Berg, R. E., & Stork, D. G. (2005).* **The physics of sound** *(3rd ed.). Pearson.*
2. *Robert Matthews, Physicist,* **BBC Science Focus Magazine,** *Article: "Where do sound waves end up?" https://www.sciencefocus.com/science/where-do-sound-waves-end-up*
3. *Daniel A. Russell,* **Acoustics and Vibration Animations**, *Graduate Program in Acoustics, The Pennsylvania State University.*
   a. https://www.acs.psu.edu/drussell/Demos/Absorption/Absorption.html
4. *David E.H., Jones (1982),* **The Inventions of Daedalus**: *A Compendium of Plausible Schemes, W.H. Freeman & Company, ISBN 978-0-7167-1412-5*
5. *The Editors of Britannica Encyclopaedia. "sound summary".* **Encyclopedia Britannica**, *29 Apr. 2021, https://www.britannica.com/summary/sound-physics Accessed 16 July 2024.*
6. *Kleiner, Mendel; Åström, Paul (1993),* **"The Brittle Sound of Ceramics - Can Vases Speak?"**, *Archeology and Natural Science, 1: 66–72*
7. *Peirce, C. S. (manuscript circa 1902),* **"Reason's Rules,"** *Collected Papers vol. 5 (1934),*
8. **SCIENCEFACTS.NET**, *Sound Energy: Definition, Examples, and Facts https://www.sciencefacts.net/sound-energy.html*
9. *Alec Wilkinson (May 12, 2014),* **The New Yorker Magazine**, *A Voice from the Past | The New Yorker, By https://www.newyorker.com/magazine/2014/05/19/a-voice-from-the-past*
10. *Woodbridge, R.G. (August 1969),* **"Acoustic Recordings from Antiquity"**, *Proceedings of the IEEE, 57 (8): 1465–1466, doi:10.1109/PROC.1969.7314*